۶ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو بعد نمازِ عصر ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:149)

بچوں کو نماز کا پابند کیسے بنایا جائے؟

- آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کا حکم 04
- بچے کو روزہ کب رکھوایا جائے؟ 06
- کیا بغیر وضو دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟ 08
- دنیا و آخرت کی بھلائی پر مشتمل جامع دُعا 12

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

بچوں کو نماز کا پابند کیسے بنایا جائے؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بچوں کو نماز کا پابند کیسے بنایا جائے؟

سُوال: بچہ پابندی سے نماز نہیں پڑھتا اسے نماز پڑھنے کا پابند کیسے کیا جائے؟

جواب: بچے کو پیار و محبت سے نماز پڑھنے کی تلقین کریں، فیضانِ نماز کا درس دیں، بچے کو درس میں بٹھائیں اور نرمی سے سمجھائیں۔ یہ انداز نہ ہو کہ اگر نماز نہیں پڑھے گا تو جہنم میں جائے گا، اِس طرح ممکن ہے کہ نماز ہی نہ پڑھے اور اس طرح نماز کی پابندی نہیں کروائی جاسکتی۔ اگر بچہ نابالغ ہے تو والدین کو چاہیے کہ بچے کو نمازی بنانے کے لئے اس کے سامنے فرمائش رکھیں، ماں کہے: بیٹا 40 نمازیں مکمل پڑھو گے تو تمہاری پسند کی چیز پکاؤں گی، باپ کہے: فلاں شے دوں گا، اس میں جھوٹ نہ ہو، دے سکتے ہوں تو ضرور دیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ بچے کی نماز پڑھنے کی عادت بن جائے گی۔

حضرتِ سَیِّدُنا زبید بن حارث رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بچوں کو نماز پڑھنے کا کہتے اور فرماتے: اگر نماز پڑھو گے تو تمہیں اخروٹ دوں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے پوچھا گیا: آپ کو ایسا کرنے سے کیا ملتا ہے؟ فرمایا: اس میں میرا نفع ہے، بچوں پر پانچ درہم تو

---

1 ...... یہ رِسالہ ۶ رَمَضانُ المبارک ۱۴۴۱ھ بمطابق 30 اپریل 2020 بعد نمازِ عصر ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

2 ...... مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارت، باب ما یذھب الوضوء من الخطایا، ۱/۴۰، حدیث: ۱۵۳۔

www.dawateislami.net

خرچ ہوتے ہیں، ان پانچ درہم خرچ کرنے کی وجہ سے بچے نمازی بن جائیں گے۔[1] بچوں کو نماز پڑھنے کا شوق بھی ہوتا ہے، لوگ نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اور یہ خود آ کر ساتھ میں کھڑے ہو جاتے ہیں، کبھی گلاٹیاں لگا رہے ہوتے ہیں تو کبھی اپنا سر سجدے میں رکھتے ہیں اور کبھی کھیلنے لگ جاتے ہیں۔ نماز پڑھنے میں بچوں کو مشقت نہیں ہوتی جبکہ روزہ رکھنے میں بچے تو کیا نوجوانوں کو بھی مشقت ہوتی ہے تو بچے اس مشقت کو کیسے برداشت کریں گے!

بعض لوگ اپنے بچوں کو روزہ رکھواتے ہیں تاکہ نام ہو اور شہرت ملے، پھر طرح طرح کی لذیذ مٹھائیوں کے ڈبے بھی آتے ہیں، لفافے بھی ملتے ہوں گے، تعریف بھی ہوتی ہو گی کہ ڈھائی تین سال کے بچے نے روزہ رکھا ہے، ٹی وی اور اخبار میں تصاویر دیتے ہیں، اب واہ واہ کے لئے ایسا کرتے ہیں یا کسی اور مقصد کے لئے، اللہ پاک ہی بہتر جانے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے۔[2] لوگ کہتے ہیں یہ بڑا نیک گھرانا ہے، حالانکہ نہ کبھی نماز پڑھی ہو گی اور نہ ہی رات میں اُٹھ کر کبھی تہجد ادا کی ہو گی۔ بس بچے کو روزہ رکھوانے کا شوق ہوتا ہے حالانکہ بچے کو روزہ رکھنے کا کچھ پتہ ہی نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ جب اس سے پوچھا جائے کہ روزہ کہاں رکھا ہے؟ تو جواب دیتا ہے روزہ فریج میں رکھا ہے، کبھی کہتا ہے کہ پیٹ میں رکھا ہے، کبھی بولے گا کہ کمرے میں رکھا ہے اور کبھی امی کے پاس رکھا ہوتا ہے۔ بچے کا روزہ تب ہو گا جب اسے روزے کا معلوم بھی ہو کہ روزہ کیا ہوتا ہے؟ جب بالکل سمجھ ہی نہیں تو اس طرح روزہ نہیں ہوتا۔ بچہ روزے کی حالت میں جب بھوک اور پیاس کی بات کرتا ہے تو اسے بہلاتے ہیں، کبھی کھلونا دے کر خاموش کرواتے ہیں، کبھی یوں کہتے ہیں اذان ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ رہ گیا ہے، الغرض کسی نہ کسی طریقے سے کھانا اور پانی دینے سے ٹالتے رہتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

بغیر اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: نماز کا وقت شروع ہو گیا ہے اور اذان نہیں ہوئی تو کیا نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... حلیۃ الاولیاء، زبید بن الحارث الایامی، ۵/۳۵، حدیث: ۶۲۲۰، رقم: ۲۸۶ـ اللہ والوں کی باتیں (مترجم)، ۵/۴۱۔

2 ...... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی....الخ، ۱/۶ حدیث: ۱۔

www.dawateislami.net

جواب: نماز کا وقت شروع ہو چکا اور ابھی تک اذان نہیں دی گئی اب کسی نے نماز پڑھ لی تو ہو جائے گی۔ البتہ اذان دی جائے کہ یہ سنّت ہے۔[1] اسلامی ممالک میں تو مساجد قریب قریب ہیں کسی بھی مسجد میں اذان ہو گئی تو یہ اذان بھی گھر میں نماز پڑھنے کے لیے کفایت کرے گی۔ البتہ نماز کا وقت شروع ہوا اور اذان بھی وقت کے اندر ہو گئی تب بھی گھر میں اذان دے کر نماز پڑھی جائے تو یہ افضل ہے۔ مگر یاد رہے کہ مسجد کی نمازِ باجماعت بلا عذرِ شرعی ترک کرنا یہ جائز نہیں کہ مسجد کی جماعت واجب ہے۔ اس مسئلہ پر فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا فتویٰ بھی موجود ہے۔[2] نیز فیضانِ سنّت اور فیضانِ رَمضان میں بھی یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔

اسلامی بہنوں کو مساجد میں نماز پڑھنے کی شریعت نے اِجازت نہیں دی،[3] گھر میں بھی بغیر جماعت کے نماز پڑھیں گی۔[4] اِن کے لئے مستحب یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کے ختم ہونے کا انتظار کریں پھر اپنی نماز پڑھیں۔ البتہ فجر کی نماز ان کے لئے اول وقت میں ہی پڑھ لینا افضل ہے،[5] مسجد کی جماعت اگرچہ نہ ہوئی ہو۔ نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ اسلامی بہنوں پر نمازِ عید اور نمازِ جمعہ نہیں ہے بلکہ نمازِ جمعہ کی جگہ نمازِ ظہر پڑھیں گی[6] جبکہ نمازِ عید فقط مردوں پر شرائط کے ساتھ واجب ہے۔

---

1 ...... فرض پنج گانہ کہ انھیں میں جمعہ بھی ہے، جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیے جائیں تو ان کے لیے اَذان سنّتِ مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے، مسجد میں بلا اَذان و اِقامت جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے۔ اور کہہ لینا مستحب ہے۔
(بہارِ شریعت، ۱/ ۴۶۴، حصہ: ۳ ملتقطاً)

2 ...... پانچوں وقت کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ واجب ہے ایک وقت کا بھی بلا عذر ترک گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۱۹۴)

3 ...... دُرِمختار، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ۲/ ۳۶۷۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۵۸۴، حصہ: ۳۔

4 ...... حضرتِ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فرماتی ہیں کہ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اس کا احاطے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور صحن میں نماز پڑھنا گھر سے باہر نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ مسعدۃ، ۳/ ۳۶۸، حدیث: ۹۱۰۱)

5 ...... دُرِمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۳۰۔ فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۳۸۔

6 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۷۰، حصہ: ۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنے کا حکم

سُوال: کیا آنکھیں بند کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے البتہ آنکھیں بند کرنے سے نماز میں دِل زیادہ لگتا ہے، دِل جمعی نصیب ہوتی ہے اور خشوع و خضوع حاصل ہوتا ہے تو پھر آنکھیں بند کرکے نماز پڑھنا افضل ہے۔[1]

قرآنِ پاک پڑھتے رہنے سے ہی یاد رہتا ہے

سُوال: میں نے مدرسۃُ المدینہ سے قرآنِ مجید حفظ کیا ہے، یہ اِرشاد فرمایئے کہ میں منزل کس طرح سے یاد رکھ سکتا ہوں؟ اور نیکیاں کیسے بڑھا سکتا ہوں؟ (لیّہ، پنجاب)

جواب: آپ کے قاری صاحب نے منزل یاد رکھنے کا سارا طریقہ بتا دیا ہو گا کہ کس طرح یاد رکھنی ہے۔ بہر حال آپ قرآنِ کریم پڑھتے رہیں گے تو یاد رہے گا، پڑھنا چھوڑ دیں گے تو قرآنِ کریم بُھلا دیا جائے گا۔ حفظ کرنے کے بعد پڑھنا چھوڑ دیا ہو گا اب دوبارہ اِحساس ہوا ہے تو اچھا ہے، صبح کا بھولا شام کو لوٹے تو اُسے بھولا نہیں کہتے، مرنے سے پہلے جو پلٹ آیا تو گویا شام کو پلٹ آیا، بس قرآنِ پاک کو پڑھنا شروع کر دیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ پڑھتے رہیں گے تو قرآن یاد ہو جائے گا اور نیکیاں بھی بڑھتی رہیں گی۔ یونہی نمازیں پڑھتے رہیں گے، نیکی کی دعوت دیتے رہیں گے، دُرُود و سَلام پڑھتے رہیں گے، فضول باتوں اور فضول کاموں سے بچتے رہیں گے تو نیکیوں میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔

روزہ اور قرآن بندے کی شَفاعت کریں گے

سُوال: رَمَضانُ المبارک کے چند فَضائل بیان فرما دیجئے۔[2]

جواب: اے عاشقانِ ماہِ رَمَضان! ماہِ رَمَضانُ المبارک کی ساعتیں اِس قدر بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رَحمت و مغفرتِ اِلٰہی تقسیم ہو رہی ہیں۔ یہ وہ مُبارَک مہینا ہے جس کے دِن روزوں میں اور راتیں تلاوتوں میں صَرف ہوتی ہیں

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیھا، مطلب: اذا تردد الحکم بین من سنۃ، ۲/ ۴۹۹۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

جو کہ خوش بختوں کو نصیب ہوتی ہیں اور یہی دو چیزیں یعنی روزہ اور قرآن ہیں جو روزِ محشر مسلمانوں کے لیے شَفاعت کا سامان فراہم کریں گی۔ چنانچہ رَحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لئے قیامت کے روز شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے ربِّ کریم! میں نے کھانے اور خواہشوں سے اِسے دِن میں روک دیا، میری شفاعت اِس کے حق میں قبول فرما۔ قرآنِ کریم عرض کرے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے باز رکھا، میری شَفاعت اس کے حق میں قبول فرما، بس دونوں کی شَفاعتیں قبول ہوں گی۔[1] اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا مولائے کائنات علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر اللہ پاک کو اُمّتِ محمدیہ پر عذاب کرنا مقصود ہوتا تو اِن کو رَمضان اور سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف ہرگز عنایت نہ فرماتا۔[2]

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سَزا اب ہو گی یا روزِ جَزا — دی اُن کی رَحمت نے صَدا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں[3]

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمضاں! تُو عظیم الشان ہے — تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

مَرحبا صَد مَرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے — کِھل اُٹھے مُرجھائے دِل تازہ ہوا ایمان ہے[4]

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رَمَضان شریف کی ہر شَب (یعنی Every Night) آسمانوں میں صُبحِ صادق تک مُنادِی یعنی اِعلان کرنے والا یہ نِدا یعنی اِعلان کرتا ہے: اے اچھائی مانگنے والے! مکمل کر یعنی اللہ پاک کی اِطاعت کی طرف آگے بڑھ اور خوش ہو جا اور اے شَریر! شَر یعنی بُرائی سے باز آجا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ اُس کی طلب پوری کی جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی دُعا مانگنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سُوال کرنے والا کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے؟ اللہ پاک رَمَضانُ المبارک کی ہر رات میں اِفطار کے وقت 60 ہزار گناہ گاروں کو

1 مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۸۶، حدیث: ۶۶۳۷۔

2 نزھۃ المجالس، کتاب الصوم، باب فضل رمضان و الترغیب...الخ، ۱/۲۱۶۔

3 حدائقِ بخشش، ص۱۱۰۔ 4 وسائلِ بخشش، ص۷۰۵۔

www.dawateislami.net

دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے اور عید کے دِن سارے مہینے کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔[1] اے کاش! اُن مغفرت یافتگان میں ہمیں بھی لکھ دیا جائے۔

تمنّا ہے فرمایئے روزِ محشر یہ تیری رِہائی کی چِٹھی ملی ہے (حدائقِ بخشش)

بچے کو روزہ کب رکھوایا جائے؟

سُوال: کس عمر میں بچے کو روزہ رکھوانے کی عادت ڈلوائی جائے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: بہت چھوٹے بچے کو روزہ رکھنے کا پتہ ہی نہیں ہوتا، چھوٹی عمر میں عادت بنانے کے لیے اسے روزہ رکھوایا جاتا ہے، یہ عادت ڈالنا نہیں بلکہ اسے روزہ رکھوا کر بھوکا مارنا ہے۔ البتہ جب بچہ سات سال کا ہو تب روزہ رکھوانا ہے جبکہ بچہ اس کی طاقت بھی رکھتا ہو۔[2] اگر بچہ پانچ سال کی عمر میں سمجھ دار ہے اور اسے یہ سمجھ پڑتی ہے کہ روزہ کیا ہوتا ہے؟ اور وہ روزہ شوق سے رکھتا ہے اگرچہ آپ نے روزہ رکھنے کی رَغبت بھی دِلائی ہو تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ مگر بچے کو روزہ پورا کرنے پر مجبور نہ کیا جائے، سات سال سے کم عمر بچے کو روزہ رکھوانے سے گھر میں تو واہ واہ ہوتی ہے، خاندان والوں میں موج لگ جاتی ہے، مگر مجبوراً ایک روزہ رکھوانے سے کیا بچہ رمضان کا روزہ رکھنے والا بن جائے گا؟ آج کل کتنے ایسے اچھے بھلے لوگ ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ روزہ نہیں رکھتے ان پر اِنفرادی کوشش کر کے انہیں روزہ دار بنا کر جنت کا حقدار بنائیں۔

بچے کو روزہ رکھوانے میں نیت

سُوال: بچہ چھوٹا ہے وہ خود سے پہلا روزہ رکھتا ہے اور وہ اسے مکمل کر لیتا ہے تو لوگوں کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ”تم نے اسے روزہ اس لئے رکھوایا ہے کہ تمہیں تحائف اور لفافے وغیرہ ملیں تو ایسی صورت میں کیا جواب دینا چاہیے؟ (محمد نوید عطاری)

جواب: آپ اپنے دل پر غور کر لیں اگر نیت یہی تھی جو لوگ کہتے ہیں تو پھر جھوٹ نہ بولیں کہ میری نیت یہ نہیں تھی بلکہ حکمتِ عملی سے بات بدل دیں، ظاہر ہے اِس میں پھر مذاق اُڑے گا۔ اور اگر واقعی آپ کی یہ نیت نہیں تھی تو لوگوں

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی الصیام، فضائل شھر رمضان، ۳/ ۳۰۴، حدیث: ۳۶۰۶۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۳۴۵ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سے جھگڑا نہ کریں بس انہیں بتادیں کہ ہماری نیت یہ نہیں تھی۔ اگر پھر بھی وہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں تو آپ پر تہمت لگانے کی وجہ سے خود ہی گناہ گار ہوں گے۔

جمعہ کے دِن کیے جانے والے چند کام

سُوال: جمعہ کے دِن کیا کیا کام کرنے چاہئیں؟ (گجرات)

جواب: جمعہ کے دِن نمازِ فجر سے پہلے تین بار اِستغفار یعنی یہ دُعا: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ" پڑھے تو اُس کے گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں چاہے سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔(1) پھر جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے غسل کرے اور جلد از جلد مسجد پہنچ جائے تاکہ پہلی صف میں جگہ ملے اور خطبہ بھی پورا سننے کو مل جائے کیونکہ جمعہ کے وقت مسجد کے دَروازے پر فرشتے رجسٹر لیے کھڑے رہتے ہیں اور جو جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں اُن کا نام اُس رجسٹر میں لکھتے ہیں پھر جب خطیب خطبہ کے لئے منبر پر آتا ہے تو وہ رجسٹر لپیٹ لیتے ہیں۔(2) اِس لیے خطبے سے پہلے مسجد میں پہنچ جائے بلکہ جب جمعہ کی اذان ہو تو اُس وقت سے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے کوشش شروع کر دینا واجب ہے۔ مثلاً کھا رہا ہے تو فوراً نمٹا لے اور کوئی کام کر رہا ہے تو فوراً اسے لپیٹ کر جلدی جلدی مسجد کا رُخ کرے یہاں تک کہ راستے میں خرید و فروخت کرنا یہ سب ناجائز ہیں۔(3) خطبہ سننے کے لئے خطیب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا افضل ہے، عام طور پر لوگ صَف میں سیدھے بیٹھے ہوتے ہیں لیکن جس طرف خطیب ہے اُس کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہئے۔(4) پہلا خطبہ سنتے وقت دونوں ہاتھ باندھے اور دوسرا خطبہ سنتے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے جس طرح التحیات میں رکھتے ہیں۔ جب خطیب خطبہ کے لئے منبر پر آتا ہے تو اس وقت سے لے کر جمعہ کی نماز تک دُعا کی قبولیت کی گھڑی ہے۔(5) یہ بھی قول ہے کہ دو

---

1 ...معجم اوسط، باب المیم، من اسمه محمد، ۵/ ۳۹۲، حدیث: ۷۷۱۷۔

2 ...مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجیر یوم الجمعة، ص ۳۳۲، حدیث: ۱۹۸۴۔

3 ...فتاویٰ هندیة، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ۱/ ۱۴۹۔ درمختار، کتاب الصلاة، باب الجمعة، ۳/ ۴۲۔

4 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۷۶۸، حصہ: ۴۔

5 ...ابو داود، کتاب الصلاة، باب الاجابة ایة ساعة هی فی یوم الجمعة، ۱/ ۳۹۲، حدیث: ۱۰۴۹۔ فضائلِ دعا، ص ۱۱۷۔

www.dawateislami.net

خطبوں کے دَرمیان کا وقت دُعا کی قبولیت کی گھڑی ہے لہٰذا اِس وقت دُعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے لیکن عام طور پر جس طرح ہم ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتے ہیں اس طرح نہیں بلکہ دِل ہی دِل میں دُعا مانگی جائے۔[1]

قبرستان جانے کی اِحتیاطیں

جمعہ کو والدین کی قبروں پر حاضری دینا بھی فضیلت اور بڑے ثواب کا کام ہے۔[2] اگر قبروں پر پاؤں رکھے بغیر ماں باپ کی قبر پر نہیں جاسکتا تو پھر دور سے ہی حاضری دے کہ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا یا جہاں قبریں مٹا کر راستہ بنایا گیا ہو یا صرف شک ہو کہ پہلے یہاں قبریں تھیں اور اُنہیں ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو ایسے راستے پر بھی چلنا حرام ہے۔[3] مزاراتِ اَولیا کے اِرد گرد جو عاشقانِ اَولیا مدفون ہیں اُن پر بہت ظلم ہوا ہے، اِن کی قبروں کو مٹا مٹا کر بالکل پکا فرش کر دیا گیا ہے۔ ایسی جگہوں پر چلنا حرام ہے اور جن لوگوں نے ایسا کیا وہ توبہ کریں اور جلدی جلدی وہ قبریں دوبارہ سے بنائیں وگرنہ مَر گئے تو آخرت میں پھنس جائیں گے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی قبروں پر بھی کُتے لوٹتے رہیں اور گدھے باندھ دیئے جائیں اور قبر میں الگ عذاب ہو گا۔ اللہ پاک سے اس کی رَحمت کی بھیک مانگ لیں، ہم سب اس کی رَحمت کے اُمید وار ہیں۔

کیا بغیر وُضو دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: بغیر وُضو دُرود شریف پڑھا جا سکتا ہے؟

جواب: پڑھا جا سکتا ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸ / ۳۰۱۔

2 ...... حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دِن زیارت کو حاضر ہو اللہ پاک اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔(معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/ ۳۲۱، حدیث: ۶۱۱۴۔ نوادر الاصول، الاصل الخامس عشر فی تحقیق التھدید علی زوارات القبور، ص۹۷، حدیث: ۹۷) حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص روزِ جمعہ اپنے والدین یا ایک کی قبر کی زیارت کرے اور اس کے پاس یٰسٓ پڑھے، بخش دیا جائے۔(الکامل لابن عدی، عمر بن زیاد بن عبد الرحمن بن ثوبان، ۶/ ۲۶۰، رقم: ۱۳۱۶)

3 ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۸۳۔

www.dawateislami.net

گفتگو کی اِبتدا کس سے کرنی چاہیے؟

سُوال: آپس میں گفتگو کا اَنداز کیسا ہونا چاہیے؟ (محمد اسحاق رضا عطاری)

جواب: سب سے پہلے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے ساتھ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہ بھی ملا لے کیونکہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہیں گے تو 10 نیکیاں ملیں گی اور وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ملائیں گے تو 20 اور وَبَرَکَاتُہ بھی شامل کر لیں گے تو 30 نیکیاں ملیں گی۔[1] اللہ کرے کہ ہم سستی کرنے کے بجائے نیکیوں کے حریص بن جائیں۔ صحیح مخارج کے ساتھ پورا سَلام کریں کیونکہ "سَامُ عَلَیْکُمْ" یا "سَلَا لِ کُمْ" سَلام نہیں ہے۔ سَلام کرتے وقت دونوں ہاتھ بِلاحائل ملانا بھی سُنَّت ہے یعنی ہاتھ ملاتے وقت ہاتھوں کے دَرمیان کوئی چیز حائل نہ ہو جبکہ ہاتھ نہ ملانے کی کوئی اور وجہ نہ ہو۔[2] ضَرورت کی بات ہو تو بات چیت کریں ورنہ جب کوئی موضوع نہیں رہتا تو بار بار طبیعت کا پوچھتے رہتے ہیں، کیا حال ہے؟ طبیعت ٹھیک ہے؟ گھر میں سب ٹھیک ہیں؟ یہاں تک کہ مرغی مرغے کا حال بھی پوچھتے ہیں حالانکہ دِل میں ہمدردی نہیں ہوتی۔[3]

"میں ٹھیک ہوں" کس صورت میں کہنا چاہیے؟

بہر حال ہمارے یہاں طبیعت پوچھنے کا رَواج ہے لیکن اگر آپ کی طبیعت خراب ہے تو یہ نہیں کہیں گے کہ "طبیعت بالکل ٹھیک ہے" کیونکہ یہ جھوٹ ہو جائے گا اور اگر آپ کی طبیعت خراب ہے مگر آپ بتانا نہیں چاہتے تو اِس نیت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہیں کہ آپ کی توجہ اِس بات پر ہو کہ میں مسلمان ہوں یا یہ کہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال یعنی ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہے۔ اگر یہ بھی نہیں کہنا تو کم از کم اُردو میں یہ کہہ دیں کہ ہر حال میں اللہ پاک کا شکر ہے، جس حال میں

---

1 ......معجم کبیر، ما اسند سھل بن حنیف... الخ، ۴/۷۵، حدیث: ۵۵۶۳۔

2 ......درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۹۔

3 ...... حضرتِ سَیِّدُنا اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہم نے ایسے لوگ دیکھے ان کی کئی دن تک آپس میں ملاقات نہ ہوتی، پھر جب ملاقات ہوتی تو صرف حال اَحوال ہی پوچھتے اور اگر وہ اس سے نصف مال بھی طلب کرتا تو وہ دے دیتا۔ جبکہ آج کل لوگ ایک دوسرے سے ہر روز یا ہر گھڑی ملتے ہیں اور حال اَحوال دریافت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ہر چیز یہاں تک کہ گھر کی مرغی کے بارے میں بھی پوچھتا ہے لیکن اگر وہ ایک درہم کا سوال کرے تو نہیں دیتا۔ (تنبیہ المغترین، الباب الثالث فی جملۃ اخری من الاخلاق، ص ۲۰۹-۲۱۰)

www.dawateislami.net

رب راضی ہے یا جس حال میں رب رکھے اس کا شکر ہے اور ذہن میں بھی یہی نیت ہو، اِس سے یہ نیت نہ ہو کہ میں ٹھیک ہوں۔ بد قسمتی سے بڑے تو بولتے ہیں بچوں کو بھی یہی سکھاتے ہیں کہ اگر کوئی طبیعت کا پوچھے تو یوں بولو: میں ٹھیک ہوں، پھر بچے یہی کہتے ہیں کہ میں ٹھیک ہوں۔ یہ جملہ آجکل شاید ہر زبان میں رائج ہو گیا ہے، انگلش میں کہیں گے: I am quite well، عربی میں کہیں گے: اَنَا بِخَیْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی اللہ کا شکر ہے میں خیریت سے ہوں۔ اگر واقعی خیریت سے ہیں اور طبیعت ٹھیک ہے تو اِس طرح کہے ورنہ نہ کہے، کام کی بات کرے یا پھر چُپ رہے۔ دوستوں میں اِدھر اُدھر کی فضول باتیں، غیبتیں اور اُلٹے سیدھے تذکرے ہوتے رہتے ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔

شِکار کرنے کی جائز و ناجائز صورتیں

سُوال: رَمضان میں مچھلی پکڑنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رَمضان میں اگر کوئی کھانے یا بیچنے کے لئے مچھلی کا شکار کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور شکار کرنا جائز ہے۔ البتہ اگر کوئی غیر ضَروری طور پر شکار کھیلتا ہے، نہ کھاتا ہے نہ بیچتا ہے اور نہ ہی دَوا کے طور پر اِستعمال کرتا ہے صرف تَفریح کے لیے شکار کرتا ہے تو ایسا شکار کرنا رَمضان ہو یا غیر رَمضان ناجائز و حرام ہے۔ یاد رَکھئے! شکار کرنا ضرورتاً جائز ہے اور بِلا ضَرورت تَفریحاً شکار کھیلنا ناجائز ہے، چاہے وہ مچھلی کا ہو یا دِیگر جانوروں کا۔(1)

جانوروں کو تکلیف دینا بھی ظلم ہے

پرندوں کو شوقیہ مار دیتے ہیں وہ بے چارے تڑپتے ہوئے جھاڑیوں میں گِر جاتے ہوں گے، پرندے اس لئے نہیں ہوتے کہ انہیں مار کر نشانہ بنایا جائے۔ اِسی طرح مچھلیاں پکڑتے اور انہیں پھینک دیتے ہیں اور کیکڑا آ گیا تو اس کو ٹرک کے پہیوں کے نیچے ڈال دیتے ہیں۔ اِس طرح کے مَناظر دیکھنے میں آئے ہیں کہ زندہ کیچوا زمین سے کھود کر نکالتے ہیں وہ

---

(1)...... تفریح کے لئے شکار حرام ہے۔ اور غِذا یا دَوا کے لئے مُباح ہے اور نیت کا علم اللہ کو ہے۔ اگر واقعی وہ کھانے ہی کے لئے شکار کو جاتا ہے تفریح مقصود نہیں تو حرج نہیں اور اس کی علامت یہ ہے کہ مچھلی کے شکار کو جانا چاہئے، اور مچھلیاں بازار میں ملتی ہوں اور دام رکھتا ہو، نہ خریدے بلکہ شکار ہی کر کے لائے اور وہ تکالیف و مصائب جو اس میں ہوتی ہے گوارا کرے تو ہر گز اسے کھانا مقصود نہیں بلکہ وہی تفریح۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۲۴)

www.dawateislami.net

مَرتا بھی نہیں ہے، اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں اور وہ ہل رہا ہوتا ہے پھر اُسے جلدی جلدی کانٹے میں پِرو کر شکار کرنے کے لئے پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ یونہی جھینگے سے ملتا جلتا ایک کیڑا ہے اُسے بھی کانٹے میں پِرو کر مچھلی کا شکار کرنے کے لئے پانی میں ڈال دیتے ہیں کیونکہ اِن میں کشش ہوتی ہے اور مچھلی جلدی پکڑ میں آ جاتی ہے۔ توبہ توبہ، یہ کتنا ظلم ہے، ایسا نہ کریں۔ شکار کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں جیسا کہ مچھلیاں بیچنے والے شکار پر کشتی لے جاتے ہیں تو یہ جائز ہے جبکہ یہ بھی کوئی ناجائز طریقہ اِختیار نہ کرتے ہوں۔

اسلامی مَسائل میں ہجری سال کا اِعتبار ہوتا ہے

سُوال: لڑکی اور لڑکے کے بالغ ہونے کی عمر بتا دیجئے۔

جواب: جتنے بھی اسلامی مَسائل ہیں جن میں ٹائم پیریڈ، اتنے مہینوں اور اتنے سالوں کا ذِکر ہوتا ہے اُن سب میں ہجری سال کا اِعتبار ہوتا ہے اور ہجری سال محرم الحرام کے مہینے سے شروع ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں جو عیسوی سال رائج ہے اِس میں اور ہجری سال کے دَرمیان فرق ہے۔ عیسوی سن میں مہینا 30، 31 اور فروری کا مہینا 28 دِن کا بھی ہوتا ہے اور ہر چوتھے سال میں فروری کا مہینا 29 دِن کا ہوتا ہے جبکہ اسلامی سال میں کوئی بھی مہینا 31 یا 28 دِن کا نہیں ہوتا اور اِس کا حساب کیلنڈر سے نہیں ہوتا بلکہ چاند دیکھنے سے ہوتا ہے۔ رُؤیتِ ہلال یعنی چاند دیکھنے سے پتا چلتا ہے کہ نیا مہینا شروع ہوا ہے یا نہیں جیسے ہم رَمَضان کا روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھتے ہیں، اِس بار 29 کو چاند نظر نہیں آیا تو ہم نے 30 روزے رکھے اور جب 30 دِن کا مہینا ہو گیا تو روزے پورے ہو گئے کہ 30 دِن سے زیادہ کا مہینا نہیں ہوتا۔

بچوں کے بالغ ہونے کی عمر

جب اِسلامی مہینے کے حساب سے لڑکی پورے نو سال کی ہو گئی تو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لکھا ہے کہ اب یہ عورت بن گئی، لیکن ابھی اِس پر پَردہ فرض نہیں ہوا مگر مستحب ہے کہ پَردہ کرے۔[1] جب بالغہ ہو

---

1 ...... نو برس سے کم کی لڑکی کو پردہ کی حاجت نہیں اور جب پندرہ برس کی ہو سب غیر محارم سے پردہ واجب؛ اور نو سے پندرہ تک اگر آثار بلوغ ظاہر ہوں تو واجب، اور نہ ظاہر ہوں تو مستحب خصوصاً بارہ برس کے بعد بہت مؤکد کہ یہ زمانہ قربِ بلوغ و کمالِ اشتہا کا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۳۹)

www.dawateislami.net

گی تب پردہ فرض ہو گا اور لڑکی 9 سال کی عمر سے لیکر 15 سال کی عمر کے دَرمیان میں کسی بھی وقت بالغہ ہو سکتی ہے۔ لڑکی کی عمر 15 سال ہونے سے پہلے اس میں بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر ہونی چاہئے اور اگر بلوغت کی کوئی نشانی ظاہر نہیں ہوئی تو اسلامی سال کے حساب سے 15 سال مکمل ہوتے ہی بالغہ ہو جائے گی۔ اب پردہ بھی فرض ہو گیا، نماز روزے بھی فرض ہو گئے اور دِیگر اَحکاماتِ شَرعیہ کی مُکَلَّفَہ یعنی پابند ہو گئی، اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ابھی تو یہ بچی ہے کوئی بات نہیں۔ ایسا نہیں ہے اب یہ شریعت کی پابند ہے۔

اِسی طرح لڑکے میں 12 سال کی عمر سے لیکر 15 سال کے دَرمیان میں کسی بھی وقت بالغ ہونے کی کوئی بھی نشانی ظاہر ہو جائے تو وہ بالغ ہو گیا۔ اگر بالغ ہونے کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو تو اسلامی سال کے حساب سے 15 سال مکمل ہوتے ہی بالغ ہو گیا۔ اب اِسے بھی نامحرموں سے پردہ کرنا فرض ہو گیا ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی تو یہ بچہ ہے اِسے غیر محرم عورتوں میں جانے دو، نہیں اب یہ بالغ ہو گیا ہے لیکن یہ پردہ نہیں کرے گا بلکہ عورتیں اِس سے پردہ کریں گی کیونکہ مرد تو برقع نہیں پہن سکتا اور اِس پر نماز روزے و دِیگر اَحکامات بھی فرض ہو جائیں گے۔ نیز بلوغت کی نشانیاں کیا ہیں؟ اس حوالے سے ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ کتاب ہے،[1] اِسے مکتبۃ المدینہ سے حاصل کریں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کر کے اِس کا مطالعہ کریں اِس میں بالغ اور بالغہ ہونے کی علامات لکھی ہیں۔

دُنیا و آخرت کی بھلائی پر مشتمل جامع دُعا

سُوال: کون سی دُعا مانگنی چاہیے؟

جواب: سب سے جامع یہ قرآنی دُعا ہے: ﴿ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ﴾[2] مگر

1 ...... ”پردے کے بارے میں سُوال جواب“ 397 صفحات پر مشتمل امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اپنی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں عورت کا کس کس سے پردہ ہے؟ چادر اور چار دیواری کی تعلیم کس نے دی؟ شادی کتنی عمر میں ہونی چاہیے؟ عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں، باپردہ خواتین کی حکایات اور پردے کے بارے میں اہم ترین معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اس کتاب کا مُطالعہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کے لئے بے حد مفید ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

2 ...... پ ۲، البقرۃ: ۲۰۱۔

www.dawateislami.net

پڑھنی یوں چاہیے: اَللّٰھُمَّ ﴿ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ "اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔" حدیث شریف میں اسے "جامع دعا" فرمایا گیا ہے۔ اِس دعا میں دنیا و آخرت میں بھلائی طلب کی جا رہی ہے، اب دُنیا کی بھلائی میں وباؤں سے حفاظت، کورونا وائرس جیسی بیماری سے بھی حفاظت اور اس کے علاوہ بہت کچھ آ گیا، کورونا کا نہ آنا یہ بھی بھلائی ہے، اس سے بچے رہنا بھی بھلائی ہے۔ ایک حدیث شریف میں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ [1] "یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔" اِن اَلفاظ کو بھی "جامع دُعا" کہا گیا ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں یہ دعا بھی آئی ہے: اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔ [2] (یعنی اے اللہ! میرے بدن، میری سماعت اور میری بصارت میں عافیت عطا فرما۔)" اس دُعا میں بدن، سماعت اور نظر کی عافیت طلب کی گئی ہے اور بھی بہت سی دُعائیں ہیں۔

اَحادیثِ مبارکہ میں موجود تمام دُعائیں اچھی ہیں، قرآنِ کریم اور اَحادیثِ مبارکہ میں جو دُعائیں آئی ہیں انہیں "دُعائے ماثورہ" کہتے ہیں [3] نماز میں التحیات اور دُرُود شریف کے بعد بھی دُعائے ماثورہ پڑھتے ہیں۔ یہ دُعائیں افضل ہیں، پھر اِن دُعاؤں میں بھی بعض دُعائیں بعض سے افضل ہوتی ہیں۔ بہر حال جو دُعا دِل میں ہے وہ بھی مانگی جا سکتی ہے، اپنے الفاظ میں بھی دعا مانگنا بالکل دُرُست ہے۔ اچھی اچھی دُعائیں مانگنی چاہئیں، البتہ گناہوں پر مدد یا دوسروں کی بربادی کی دُعا نہ مانگی جائے۔

شریعت کی تعریف

سُوال: شریعت کیا ہوتی ہے؟ (غلام مرتضیٰ)

جواب: اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو اَحکامات و قانون دیئے ان سب کو شریعت کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دِین، مذہب اور اِسلام پر بھی شریعت کا اِطلاق ہوتا ہے۔

---

1 ...... ابن ماجه، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیة، ۴/۲۷۳، حدیث: ۳۸۵۱۔

2 ...... السنن الکبری، کتاب عمل الیوم و اللیلة، سید الاستغفار، ۶/۱۰۔

3 ...... بہشت کی کنجیاں، ص ۱۵۷ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا بغیر وُضو دُرُود شریف پڑھ سکتے ہیں؟	8
بچوں کو نماز کا پابند کیسے بنایا جائے؟	1	گفتگو کی اِبتدا کس سے کرنی چاہیے؟	9
بغیر اذان کے نماز پڑھنا کیسا؟	2	”میں ٹھیک ہوں“ کس صورت میں کہنا چاہیے؟	9
آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کا حکم	4	شِکار کرنے کی جائز و ناجائز صورتیں	10
قرآنِ پاک پڑھتے رہنے سے ہی یاد رہتا ہے	4	جانوروں کو تکلیف دینا بھی ظلم ہے	10
روزہ اور قرآن بندے کی شَفاعت کریں گے	4	اسلامی مسائل میں ہجری سال کا اِعتبار ہوتا ہے	11
بچے کو روزہ کب رکھوایا جائے؟	6	بچوں کے بالغ ہونے کی عمر	11
بچے کو روزہ رکھوانے میں نیت	6	دُنیا و آخرت کی بھلائی پر مشتمل جامع دُعا	12
جمعہ کے دِن کیے جانے والے چند کام	7	شریعت کی تعریف	13
قبرستان جانے کی اِحتیاطیں	8	❁❁❁	❁

نماز میں شفا ہے

حضرت سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں دَرد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآءً اُٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شِفا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۹۸ حدیث: ۳۴۵۸)

بے عدد امراض سے محفوظ رکھے گی تمہیں
حق سے دِلوائے گی صحت، تم پڑھو دِل سے نماز

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
أبو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ابن ماجه	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
نوادر الاصول	ابو عبدُ اللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	مکتبۃ الامام البخاری القاہرۃ مصر
مصنف عبد الرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
السنن الکبریٰ للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبدُ اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تنبیہ المغترین	عبد الوہاب بن احمد بن علی الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
نزھۃ المجالس	علامہ عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ ھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
درمختار	علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
فضائلِ دعا	رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
بہشت کی کنجیاں	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی	مکتبۃ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافِلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**غور و فکر**'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net